ہر قمری مہینہ کی ۱۱ و ۲۶ کو شائع ہونیوالا

قال اللہ تعالیٰ فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون

پندرہ روزہ رسالہ

اہل الذکر

فیض آباد

جلد ۸ نمبر ۱۴

رجسٹرڈ اے نمبر ۱۰۳۷

بابتہ ۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ

مطابق ۱۰ فروری سنہ ۱۹۲۶ء

چندہ معاونین و ارباب کرم سے چھ روپیہ، عام خریداران سے چار روپیہ

زیر ادارت

مولانا محمد یوسف صاحب شمس محمدی

مطبع شمس المطابع فیض آباد

عقیدۂ مسلم[1]

از خاکسار شمس محمدی کان اللہ لہ

کیا شیر حق کے دل سے ثنا خواں نہیں ہیں ہم
سمجھیں خدا بھی اُنکو وہ ناداں نہیں ہیں ہم

ہے قیمت ولائے علیؓ گرچہ جان و دل
چاہیں مدد کچھ اُنسے وہ ارزاں نہیں ہیں ہم

ایاک نستعین پڑھیں ہر نماز میں
مانگیں پھر اور سے بھی مسلماں نہیں ہیں ہم

ہے نعبد کے ساتھ ہی اقرار نستعین
سمجھیں جدا وہ تارک پیماں نہیں ہیں ہم

مُردوں سے مانگیں چھوڑ کے زندہ خدا کو کیوں
رکھتے ہیں جان مردہ بیجاں نہیں ہیں ہم

ہو میل استعانت اغیار کسطرح
کیا جان و دل سے مائل رحماں نہیں ہیں ہم

مشکل کشا و غوث بنائیں جو غیر کو
پھر کیسے سمجھیں دشمن ایماں نہیں ہیں ہم

اقرار حق سے کرکے بروز الست اگر
ہوں منحرف تو ناقص پیماں نہیں ہیں ہم

جسنے دیا عدم سے ہمیں جامۂ وجود
اس سے پھریں تو غول بیاباں نہیں ہیں ہم

قادر، سمیع حاضر و ناظر جو غیر کو
سمجھیں اگر تو قائل رحماں نہیں ہیں ہم

مانگیں تو تجھ سے مانگیں خدایا یہی دھن ہی
تیرے سوا کسی سے بھی خواہاں نہیں ہیں ہم

سنت کی پیروی ہے صحابہؓ کی اقتدا
شیعوں کی طرح منکر قرآں نہیں ہیں ہم

[1] یہ نظم فارسی میں النجم نے شایع کی تھی اُسکا اردو میں ترجمہ کیا گیا ہے (مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

رسالہ اہل الذکر فیض آباد
جلد ۸ نمبر ۱۲
بابت ۲۶ رجب المرجب ۱۳۴۴ھ مطابق ۱۰ فروری ۱۹۲۶ء

شذرات

ارشاد ہے کہ ہر حقدار کو اسکا حق دیدیا کرو، اگر برادران دین و حامیان سنت حکم خدا اور رسولؐ پر ہر طرح سے چلنے کے مدعی ہیں اور اسکی دھن ہے کہ اللہ تعالی اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے احکام پھیلا کر سرخروئی حاصل کریں تو پس ہمکو قطعاً امید و یقین ہے کہ ہر دیندار عامل سنت اپنے اس دینی مبلغ اہل الذکر کا دائرہ اشاعت وسیع کرنیکو اسکے خریدار بڑھانے اور اپنے دوستوں میں اسے پھیلانیکی کوشش ضرور کریگا، انشاء اللہ"

آریوں اور عیسائیوں کے پرچے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں کی تعداد میں شایع ہوتے ہیں، "وبہت ہی شرم کا مقام ہے کہ آپکا اہل الذکر ۸ سال کے عرصہ میں ایک ہزار بھی نہ شایع ہو، پس بے توجہی اور بے پروائی کو دور کیجیے اور کفار کے مقابل میں اپنے دینی مبلغ کی بے عزتی نہ کرایئے"

لطیفہ مولوی شبلی نعمانی انجہانی جب اپنی انوکھی تحقیق میں بڑھتے بڑھتے مسئلہ ارتقا پر پہونچے اور ڈارون کی تھیوری سے قریب ہونے کو چلے کہ انسان جانوروں سے ترقی کرکے انسان بنا ہے، تو مسٹر اکبر مرحوم الہ آبادی نے ایک رباعی میں ظریفانہ

سے اسکا خاکہ اُڑایا ہے ؎

ڈارون کی تھیوری سے کیوں ہو گد — کیوں لکھوں میں مولوی شبلی کا رد

کہہ گئے ہیں مولوئ معنوی — پائے استدلالیاں چوبیں بود

مسجد اہلحدیث فیض آباد کیلئے سب سے پہلی رقم جناب الیس. اے. عبداللہ صاحب ہانگ کانگ کی درج رسالہ ہوئی ہے اور آپ نے سب سے پہلے توجہ فرمائی ہے اسکا ذکر ہوا " اور پھر آپ اپنے ایک کرمت نامہ میں تحریر فرماتے ہیں "اور بھی کچھ چندہ جمع ہو گیا ہے چند یوم اور کوشش کرکے پھر جو کچھ جمع ہو جائیگا روانہ آنجناب کی خدمت میں بھیجدیا جائیگا انشاء اللہ"

جزاک اللہ اسیطرح اگر اور حضرات بھی مستعدی دکھائیں تو یہ اہم کام باتوں باتوں میں پورا ہو جائے وما ذالک علی اللہ بعزیز

۱۲۶ ۱۰۹ **اہل الذکر اور محمدی دار التصنیف** میں سال گذشتہ کی کل آمدنی سالانہ اور خرچ لغایت ۲۳۴ ہوا۔ اور آپ کے اس دینی پرچے اور اس دینی پریس کی آمدنی سے ۲.۱۰ دوسو دس روپیہ پونے تیرہ آنے ٹکا کی زیر باری ہوئی اور اس خرچ میں خاکسار کے صرف ذاتی میں ایک حبہ بھی نہیں آیا۔ اور خاکسار کی کل خدمات محض لوجہ اللہ ہیں جسکا شاکر ہے ۔ مگر اس زائد خرچ کا بار قابل برداشت نہیں " ناظرین توجہ کرکے اپنے دینی پرچے کے خریدار بڑھا دیں ورنہ انکا حامی دینی رسالہ اور محمدی دار التصنیف معرض ہلاکت میں آنے پر ہے سالہائے گذشتہ کے نقصانات ہی برداشت کے قابل نہ تھے کہ اسپر بار گراں کا اضافہ اور بھی ہو گیا "

لہابیوں کا ایک اور نیا مذہب

(اڈیٹر زمیندار کے قلم سے)

آج ہم قارئین کرام کو زمانہ حال کے صوفیوں کے ایک نئے مذہب سے روشناس کرنیوالے ہیں، اس مذہب کا نام "رتیاں والا" اسکی تاریخ یوں ہے کہ موضع ظفیرہ تحصیل بہاول نگر ریاست بہاولپور میں ۱۸۷۵ء کے قریب خواجہ غلام رسول صاحب ایک نہایت متقی اور پارسا بزرگ گذرے ہیں، آپ اکثر لوگوں سے بیعت لیا کرتے تھے، آپکے مریدوں میں ایک شخص گامے شاہ خوجہ فرید آباد ضلع منٹگمری کا باشندہ تھا، اس شخص کا مزاج بقول شخصے، "لڑکپن سے عاشقانہ" تھا۔ چنانچہ یہ ایک میراثن پر عاشق ہو گیا اور اسکے عشق میں اسقدر مدہوش ہوا کہ دنیا اور اہل دنیا تو درکنار، اسے خدا اور رسول کا خوف کبھی نہ رہا، حضرت خواجہ صاحب نے اس سے ڈانٹ ڈپٹ کی، لیکن اس پر کچھ ایسا جن سوار تھا کہ نہ اترا پر نہ اترا"

حضرت خواجہ صاحب ایکدفعہ حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے عرس میں پاک پٹن تشریف لے گئے اور واپس آتے ہوئے دیوان صاحب سجادہ نشین سے چند کوڑیاں بطور تبرک لیتے آئے وہ آپ نے گامے شاہ کو عنایت کیں، جس نے گلے میں انکا ہار بنا کر پہن لیا، اور بہت جلد گامے شاہ کوڑیوں والا مشہور ہو گیا تھوڑی مدت میں گامے صاحب، پیر کے یہاں سے رخصت ہوکر موضع سومیاں ضلع منٹگمری میں آکر مقیم ہوئے اور پیری مریدی کرنے لگے" آپکے سب مرید تقلید شیخ میں کوڑیوں کے ہار پہنا کرتے تھے"

آپکی وفات کے بعد آپکے ایک مرید مراد شاہ" سجادہ نشین ہوئے، آپکے پاس پاک پٹن سے ایک بارود ساز، سرفرد نامی اکثر آیا کرتا تھا، اور چونکہ ذرا

خوش گل واقع ہوا تھا، اسلیئے مراد شاہ صاحب کا منظور نظر ہوا، اور آپکے بعد سجادہ نشین بھی ہوگیا، اس شخص نے "رتیاں والا" مذہب ایجاد کیا، اور اس مذہب کو جاہل دیہاتیوں میں بہت فروغ دیا

"رتی"، غالبًا اُنکے محاورہ میں عورت کو کہتے ہیں، اس مذہب کا اصول نفس کشی ہے، لیکن قارئین کہیں یہ نہ سمجھ لیں کہ اس نفس کشی سے مراد دنیاوی خواہشات پر غالب آکر تارک دنیا بنجانا ہے، نہیں ہرگز نہیں، اس نفس کشی کا طریقہ یہ ہے کہ مرید ایک غیر محرم عورت سے بغل گیر ہو مگر خواہش نفسانی کو غالب نہ آنے دے، اور جب اس ریاضت کی مشق حاصل کر لے تو پھر اُسے اجازت دی جاتی ہے کہ فعل مخصوص بھی کر لے، لیکن اسبات کا خیال رکھے کہ فراغت نہ ہو اور قلب میں ذکر کی حرکت برابر جاری رہے، اس مذہب میں بعض عورتیں بھی شامل ہیں، لیکن اُن کے چال چلن کے متعلق رائے عامہ اچھی نہیں ہے"

اس مذہب کا اصول تو نفس کشی ہے لیکن فطرت انسانی کو کیا کیا جائے کہ انسان رک نہیں سکتا اور معاملہ انتہا تک پہونچ جاتا ہے"

رتیاں والے پیر کے ہاں جو عرس ہوتا ہے اسکی تمام رسوم ایک چار دیواری میں ادا کیجاتی ہیں تاکہ نا اہلوں کی نظر نہ پڑے، چونکہ مولویوں نے فتویٰ دے رکھا ہے کہ جو شخص ان لوگوں کے عرس میں شامل ہوگا وہ اسلام سے خارج ہو جائیگا، اسلئے عام مسلمان اسمیں بہت کم شریک ہوتے ہیں"

عام طریق عبادت یہ ہے کہ مجلس میں سے ایک شخص اُٹھا اور اُسنے سجادہ نشین صاحب سے التماس کی کہ حضرت فلاں رتی مجھے دلوا دیجیے، حضرت نے اُس رتی کو حکم دیدیا کہ جاؤ ذکر کرو، وہ عورت اور مرد بغلگیر ہوگئے اور آخر گر پڑے، لوگوں نے اُنپر کپڑا ڈالدیا، اور کچھ دیر کے بعد ان دونوں کو ایک کمرے میں لیجا کر لٹا دیا، وہاں

وہ دونوں اپنے مذہب نفس کشی کے مطابق مصروف ذکر و فکر ہو جاتے ہیں، واللہ اعلم بالصواب،

یہ رتیاں والے فقرا نماز روزے کے خیال پابند نہیں ہوتے اور انکا عام خیال ہے کہ ان سب ظاہری عبادتوں کا ثواب اس نفس کشی سے حاصل ہو جاتا ہے، اور وہاں تک فائز ہونیکا بھی یہی ڈھنگ ہے،

ہم ضلع منٹگمری کے علمائے کرام سے یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ آیا آپ حضرات اس مذہب سے بھی واقف ہیں؟ اگر آپکو کچھ معلومات حاصل ہیں تو آپ نے ابتک اسکے انسداد کی کیا کوشش کی ہے؟

حضرت بابا فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں آجکل جو دیوان صاحب سجادہ نشین ہیں انکی بارگاہ عالی میں اگر ہماری کمزور آواز پہنچ سکتی ہے تو ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت آپ بزرگوں کے نام لیوا اور صوفیہ کرام کے جانشین ہیں کیا آپکا یہ فرض نہیں کہ آپ اس قسم کے شرمناک اور خلاف شرع حرکات کو روکنے کی کوشش فرمائیں؟ منٹگمری کے سارے علاقہ اور آس پاس کے اضلاع میں آپ کو ایک خاص رسوخ حاصل ہے، اگر آپ کمر ہمت چست باندھکر اس قسم کی بغوتیوں کا سدباب کر دیں تو آپ کو نہ آقایان فرنگ کی ناراضی کا خوف ہے نہ درگاہ کی آمدنی میں کوئی کمی آجانے کا اندیشہ ہے، سجادے پر بیٹھکر مرغ پلاؤ شوق سے اڑایئے، لیکن خدارا اسلام کی کچھ تو خدمت کیجیے،

+

اشاعت فنڈ و ہمدردی فنڈ، جناب شیخ صالح سلیمان ٹیل صاحب سامرودی کیطرف سے مبلغ ۲ وصول ہوا. بقایا سابقہ للعہ، میزان کل للعہ، چار صاحبوں کے نام بہ تفصیل ذیل پرچہ جاری ہوا ایک ضلع بستی ایک ضلع مرزاپور ایک اعسب الحکم شیخ صاحب موصوف ایکپرچہ ہر چہار کی رعایتی قیمت سے منہا کر کے فنڈ میں باقی رہا ہے، ارباب کرم توجہ فرمائیں،

لہابیوں کے پیچھے نماز جائز نہیں

سابق کی کسی اشاعت میں بعنوان "ایک مقلد کے فتوے کی تردید" ایک مدلل مضمون مولانا عبدالحمید صاحب کا درج ہوا ہے، اب اسی مقلد کے جواب کا ایک الزامی پہلو بھی مولانا موصوف کے قلم سے ہدیہ ناظرین ہوتا ہے"

"اس مضمون میں مولوی صاحب ممدوح نے مقلدین کے ہر دو گروہ وہابی و لہابی کے بارے میں روشنی ڈالی ہے"

مسئلہ

فرقہ مقلدین وہابیہ و لہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنا جائز ہے یا نہ، بینوا توجروا رحمکم اللہ

الجواب

اکثر علمائے محققین کے نزدیک ناجائز ہے، بچند وجوہ۔ اول علمائے و مشائخ کی تقلید کرنا بحکم آیۃ اِتَّخَذُوا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ (یعنی یہود و نصاریٰ نے علماء و مشائخ کو اللہ تعالیٰ کے سوا رب بنا لیا) پس تقلید یہود و نصاریٰ و مشرکوں کا کام اور شرک فی الرسالت ہے، جیسا کہ سید امیر علیؒ اپنی تفسیر مواہب الرحمٰن میں تفسیر کبیر کے حوالہ سے تحریر فرماتے ہیں۔ "تقلید کا شیوہ" دراصل کافروں کا شیوہ ہے، اور تقلید چھوڑ کر تحقیق پر عمل کرنا ابراہیم علیہ السلام کا طریقہ ہے، مواہب پارہ ۲۵ صفحہ ۱۱۲ کبیر پ ۲۵ ص ۴۲۵" پس بموجب آیہ لا ینال عہدی الظالمین۔ مشرک لائق امامت نہیں ہے"

دوم۔ اسلئے کہ حدیث شریف میں ہے یؤمکم اقرأکم لکتاب اللہ، الحدیث یعنی تمہارا امام قرآن و حدیث کا ماہر ہونا چاہیے، اور مقلد کو جہالت لازم ہے، اور جہالت ہی اصل بنیاد گمراہی کی ہے، جیسا کہ علامہ چلپی حاشیہ شرح وقایہ نولکشوری

صفحہ ۳۸۵ میں فرماتے ہیں، اِنْ کَانَ الضَّلَالُ اُمٌّ فَالتَّقْلِیْدُ اُمُّہٗ فَلَا جَرَمَ اَنَّ الْجَاھِلَ یَؤُمُّہٗ یعنے گمراہی کی ماں جڑ تقلید ہے جاہل ہی اسکو اصل تحصیل یا قصد کرتا ہے، اور علامہ نسفی تفسیر مدارک میں فرماتے ہیں (وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَھُمْ اَکْثَرُ الْاَوَّلِیْنَ) یعنے الامم الخالیۃ بالتقلید وترک النظر والتامل یعنے اکثر پہلی امتیں تقلید کرنے اور تحقیق اور نظر کے ترک سے گمراہ ہوئیں، الیس بموجب حدیث شریف اِجْعَلُوْا اَئِمَّتَکُمْ خِیَارَکُمْ،، جاہل وگمراہ لائق امامت نہیں ہے،

سوم،، اسلیے کہ امامت کیلیے ایمان شرط ہے، اگرچہ فاسق وفاجر ہی کیوں نہ ہو - اور مقلد محض کا سرے سے ایمان ہی نہیں ہے، جیسا کہ علامہ ابو الشکور سالمی تمہید مطبوعہ دہلی صفحہ ۱۰۰ میں فرماتے ہیں، رَاَیْتُ بِخَطِّ الْقَاضِیْ اَبِیْ سَعِیْدِ السِّجْزِیْ بِبَلْخَ جَوَاباً لِلْفَتْوٰی اِنَّ الْمُقَلِّدَ ھَلْ یَکُوْنُ مُؤْمِناً فَاَجَابَ لَا یَکُوْنُ مُؤْمِناً وَذَکَرَ عِلَّتَہٗ - یعنے قاضی ابو سعید سجزی نے بلخ میں ایک فتوی کے جواب میں لکھا ہے کہ مقلد مسلمان نہیں ہوتا، اور اسکی دلیل بھی لکھی ہے، اور مولانا روم دفتر پنجم صفحہ ۱۱۸ مطبوعہ نولکشور میں فرماتے ہیں ؎

بلکہ تقلید است آں ایمان او
روئے ایماں را ندیدہ جان او

یعنے مقلد کا ایمان تقلیدی ہے، مقلد کی جان نے تو ایمان کا منہ بھی نہ دیکھا اور دفتر پنجم صفحہ ۱۰۸ مطبوعہ ایضاً میں تحریر فرماتے ہیں

(نہ شاید مقلد را مسلماں خواندن اگر مسلماں باشد نادر باشد)

یعنے مقلد کو مسلمان نہ جاننا چاہیے، اگر مسلمان ہوگا تو شاذ ونادر ہوگا، الیس ایسے مقلد کے پیچھے نماز جائز نہیں ہے،،

چہارم،، اسلیے کہ التزام مذہب معین، اپنی نئی شریعت بنانا - اور ایک امتی کو

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر رتبہ دیتا ہے، جو کفر ہے، جیسا کہ مسلم الثبوت مع شرح بحر العلوم حنفی نولکشوری صفحہ ۶۲۴ میں ہے اذ الواجب الا ما اوجبہ اللہ تعالیٰ والحکم لہ ولم یوجب علی احد التمذہب بمذہب رجل من الائمۃ فایجابہ تشریع شرع جدید یعنے اسواسطے کہ نہیں واجب مگر وہ چیز کہ جسکو اللہ تعالیٰ نے واجب کیا ہو، اور حکم اللہ ہی کا ہے اللہ تعالیٰ نے کسی پر واجب نہیں کیا ہے، کہ وہ اماموں میں سے کسی امام کا مذہب پکڑے، پس اسکا واجب ٹھیرانا نئی شریعت بنانا ہے اور دراسات اللبیب مطبوعہ لاہور صفحہ ۲۲۵ میں ملا معین حنفی فرماتے ہیں، من تعصب بواحد معین غیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویری ان قولہ ھو الصواب الذی یجب اتباعہ دون الائمۃ الاٰخرین فھو ضال جاھل بل قد یکون کافرا یستتاب فان تاب والا قتل فانہ متی اعتقد انہ یجب علی الناس اتباع واحد بعینہ من ھذہ الائمۃ دون الاٰخرین فقد جعلہ بمنزلۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک کفر، یعنے تقلید شخصی پر اڑ رہنے والا اور سوائے دوسرے ائمہ کے ایک ہی کے قول کو واجب الاتباع جاننے والا گمراہ جاہل ہے، اور کبھی کفر تک پہنچ جاتا ہے، توبہ کرائی جائے ورنہ قتل کیا جائے، کیونکہ اُس نے اماموں میں سے ایک کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم والا مرتبہ دیا اور یہ کفر ہے،

پنجم، اسلیے کہ مقلدین کے مذہب کی بنیاد رائے و قیاس پر ہے جسمیں خطا اور صواب دونوں کا احتمال ہے، اور یہی وجہ اُنکے محمدیت سے بھاگ کر حنفی و نعمانی کہلانے کی ہے، محمدی یعنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہونے کو برا سمجھتے ہیں، اور اس لقب پر طعن کرتے ہیں، اور نعمانی یا حنفی کہلانے پر فخر کرتے ہیں فیاللہ العجب سلطان الفقہ، اسی لیے مقلدین اپنے مذہب کو صواب محتمل خطا

اور مخالف (یعنی شافعی وغیرہ) کے مذہب کو خطا محتمل صواب سمجھتے اور کہتے ہیں (درمختار) جسکا دوسرے الفاظ میں یہ مطلب ہے کہ مذہب حنفی کی بنیاد ظن و شک پر ہے، اور ایمان اور اعمال کا اعتبار عرفان اور یقین سے ہے، جو مقلد میں مفقود ہوتا ہے"،

تب ہی تو اکثر مقلدین اللہ تعالیٰ کی صفات اور شانیں اولیاء و انبیاء کو برابر مساوی جانتے ہیں، جیسے اللہ تعالیٰ عالم الغیب حاضر اور ناظر ہے ویسے ہی انبیاء اولیاء، جیسے ہی اللہ تعالیٰ متصرف امور ہے، ویسے ہی بزرگ جیسے اللہ تعالیٰ التعظیم مثل سجدہ رکوع قیام طواف غلاف منت نذر نیاز استعانت دعا وغیرہ کے لائق ہے، ویسے ہی شاہ میلاں وغیرہ بزرگوں کو سمجھتے ہیں، اور عابد اور معبود اور معصوم اور غیر معصوم کی اطاعت میں فرق نہیں سمجھتے، اسی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر نہیں سمجھتے، خدا اور رسولؐ کی شان برابر برابر بلکہ ایک ہی سمجھتے ہیں جیسا کہ میلاد اور محفل میلاد اور قوالی میں بیان کیا جاتا ہے،

اور جیسے امام معصوم کی اطاعت ہمیشہ ہر حال میں واجب ہے ویسے ہی تقلید امام غیر معصوم ہمیشہ ہر حال میں واجب جانتے ہیں، پس ایسے مقلدین کے اعمال کا کچھ اعتبار نہیں، لہذا انکے پیچھے نماز جائز نہیں ہے، افسوس ہے اگر ایسے حنفی شاہ صاحب حبیب اللہ ہوں یا قطب شاہ یا کوئی دیگر ایسا حنفی مقلد ہو۔ اگر اپنے مذہب کی حالت سے واقف ہوتے تو ایسے فتاویٰ پر ہرگز جرأت نہ کرتے ۵

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے * نہ کھلتے راز سربستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

فرق، کہ بعض مقلدین بے بصیرت تقلید سے اتباع اور اقتداء کا فرق نہ سمجھکر بے مناسب محل آیات و احادیث کا استعمال کر کے خلاف مرضی شارع علیہ السلام، انبیاء اولیاء اللہ کو تقلید کے جیسے الزام لگا کر انکی شان رفیعہ نشان میں کمی اور انکی ہتک کرتے ہیں فالعیاذ باللہ، اور انہی عبادت وعبودیت کا

ثبوت دیتے ہیں، ۲ المشتہر عبدالمجید سکنہ بدھوان

قوم کو مژدہ

ہیجا بیا کہ بہ ایں جلسۂ علمی مذاکرہ
باصد ہزار شوکت و شانست جلوہ ریز
گلہائے علم و فن بشگفتند باغ باغ
گلچیں بیا دریں چمن چوں صبا بخیز

سالانہ جلسہ مذاکرہ علمیہ مدرسہ احمدیہ دربھنگہ کا دوسرا اجلاس منعقدہ مدھوبنی
بتاریخ ۲۲، ۲۳، ۲۴ شعبان ۱۳۴۴ھ
مطابق ۸، ۹، ۱۰ مارچ ۱۹۲۶ء

برادران اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت مولانا عبد العزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد سرداران قوم کے مشورہ سے محلہ بیلو اگنج دربھنگہ میں ایک درسگاہ قائم کیا گیا جسکا نام مدرسہ احمدیہ رکھا گیا۔ یہ اس لائق ہے کہ مدرسہ احمدیہ آرہ کہا جائے۔ الحمد للہ جلسہ مذاکرہ علمیہ جسطرح مولٰنا ممدوح مرحوم ومغفور کے حیات میں منعقد ہوا کرتا تھا دو سال سے اس مدرسہ میں بھی ہو رہا ہے۔

جلسہ مذاکرہ علمیہ میں علماء و رؤساء و عامۂ اہل اسلام بکثرت شریک ہوتے ہیں اور اپنی تقریرات سنیہ و مواعظ حسنہ سے حاضرین جلسہ کو محظوظ کرتے ہیں اور کارروائی مدرسہ کو ملاحظہ فرما کر اپنی بیش قیمت آراء سے بہرہ ور فرماتے ہیں، طلباء مدرسہ مناظرہ اور تقریریں کرتے اور اپنے اپنے استعدادی جوہر دکھاتے ہیں، اس مدرسہ اور جلسہ مذاکرہ علمیہ سے جسقدر علمی ترقی اور قوم کی اصلاح ہوئی اسکے بیان کی حاجت نہیں۔ امسال جلسہ مذاکرہ علمیہ کو جناب منشی عبد العزیز صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ واقع مدھوبنی ضلع دربھنگہ و دیگر اراکین و جناب منشی محمد انور صاحب مختار نے مدعو کیا ہے، لہذا یہ جلسہ بتواریخ الصدر مقام مدھوبنی میں منعقد ہوگا۔ برادران قوم سے گذارش ہے کہ اپنا تھوڑا سا وقت عزیز صرف کر کے جلسہ مذاکرہ علمیہ میں شریک ہوں اور مدرسہ احمدیہ کی کارروائی اور ہونہار طلبہ کی تعلیم کو ملاحظہ فرمائیں، اور علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے بہرہ ور ہوں اور اہل کرم اپنے جود و سخا کے آب شیریں سے شجر مدرسہ کو سیراب فرما کر بارآور کریں۔

المعلن
محمد عبد اللہ رحیم آبادی مہتمم و سید فرید سکریٹری مدرسہ احمدیہ لہریا سرائے دربھنگہ

نوٹ: علماء کیلئے قیام و طعام کا انتظام جلسہ سے، عوام کیلئے طعام کا انتظام ہوٹل سے اور قیام کا انتظام جلسہ سے رہیگا

غزل

تعالیٰ اللہ کیا کیا قدرتیں اپنی دکھاتا ہے / کہ مٹی کا بنا کر پتلا مٹی میں ملاتا ہے
کسی کو تاج دیکر تخت شاہی پر بٹھاتا ہے / کسی کو ذلت و خواری سے وہ در در پھراتا ہے
نہیں ناموس پھرتا ہے کوئی فریاد رس ہرگز / جناب کبریا میں جو کوئی فریاد لاتا ہے
بیاں کیسا ہو سکے وصف پیمبر ہے کہ یارو / کہ جسکی مدح خود قرآں میں مولا سناتا ہے
درود اوس پر در ہر عالم پہ جو دنیا میں پڑھتا ہے / جگہ اسکے لیے اللہ جنت میں بناتا ہے
بجز واحد حقیقی کے نہیں معبود ہی کوئی / بھلا غیروں کے آگے پھر تو کیوں سر کو جھکاتا ہے
نہیں کچھ اصل انکی دین میں بدعات ہیں یہ سب / علم اور تعزیہ تابوت جو مشرک بناتا ہے
بجاؤ طبلہ قوالو بجاؤ خوب سارنگی / انہیں سے ناچتے ہیں پیرجی اور حال آتا ہے
ذرا بھول اور تیجے کا سنو احوال کچھ ہمسے / کہ دو دو آنے پر قرآں ملا پڑھنے آتا ہے
یہ دسواں بیسواں بھی تو ہیں سیم و زر کے سب پھندے / کہ انمیں بھی یہ ملا خود غرض ہمکو پھنساتا ہے
نہیں چھوٹے سمالے جا مرتے ہیں لگاتی / اہا ہا ہا فلاں مر دیکے جہلم کا دن آتا ہے
نہیں کچھ کام مردہ جائے دوزخ یا کہ جنت میں / مگر ملا تو اپنا حلوہ اور مانڈا اُڑاتا ہے
سند اسکی نہیں کچھ معتبر دین کی کتابوں سے / تو ملا کسطرح سے پھر اسے جائز بتاتا ہے
عقیقہ چھوڑ کر ناداں چھٹی چلہ پہ نازاں ہیں / مجھے تو عقل پر انکی بڑا افسوس آتا ہے
وہ شخص پوچھتے سے ہے نہیں شک اسمیں کچھ یارو / وہابی کہہ کے جو سنت کے پیرو کو ستاتا ہے

خاکسار ابو عبد الجبار فرزند علی
ضلع دربھنگہ ملک ترائی

(نوٹ) (۱) اہلحدیث حجاج جو بغرض حج کے جائیں وہ اپنا معلم محمد عمر گھڑی ساز اہلحدیث کو بنائیں تاکہ ارکان حج سنت کے مطابق ادا ہوں (۲) ابو مسعود قمر بنارسی صاحب کی بیوی

نظم

از جناب مولوی شرف الدین احمد سیگوڑوی

بدعت کی ظلمتوں کا ہم نے زوال دیکھا
سنت کی روشنی کا جو جو کمال دیکھا

بدعت کی بس سیاہی کافور ہو گئی ہے
سنت کی روشنی کا جب سے جمال دیکھا

دین نبی کی خوبی عالم میں کیوں نہ پھیلے
حسن و جمال اوسکا جب بے مثال دیکھا

بدعت کے کرنیوالے راحت نہیں ہیں پاتے
رسوا ذلیل دیکھا اور خستہ حال دیکھا

بدعی کی خانقاہیں سب ہیں تماشہ گاہیں
رقص و سرود دیکھا اور حال قال دیکھا

حضرات اہل بدعت کچھ بھی تو اب بتائیں
بدعت میں کیا ہے خوبی کیا کچھ کمال دیکھا

افواج نجد نے کیا پائی ہے شان و شوکت
سنت کے حامیوں کا جاہ و جلال دیکھا

اُس پر حرام دوزخ کی آگ ہے شرف ہو
حضرت کا خواب میں بھی جسنے جمال دیکھا

اطلاع ضروری "اہلحدیث کانفرنس کا سالانہ جلسہ بمقام چھپرہ جو تاریخ ۱۹، ۲۰، ۲۱ شعبان سنہ ۱۳۴۴ھ مطابق ۵، ۶، ۷ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء بایام جمعہ شنبہ و یکشنبہ کو ہونا قرار پایا ہے، جلسہ میں دیگر مقامات سے آنیوالے حضرات ابھی سے اپنے اور اپنے احباب کے ارادۂ شرکت سے اطلاع دیں تاکہ انکے لئے طعام و قیام کے انتظام میں سہولت ہو ورنہ بے اطلاع آنے والوں کی تکلیف معاف، اپنے ہمراہ بستر وغیرہ بھی لیتے آویں، ۱۰ شعبان تک اطلاعیں آجانی چاہئیں، چھپرہ کے پورب اور دکھن سے آنیوالے حضرات سونپور جنکشن ہوتے ہوئے چھپرہ کچہری آویں، اور گورکھپور لائین اور بنارس لائین سے آنیوالے حضرات چھپرہ اسٹیشن اوتر جائیں اسٹیشنوں پر مہمانوں کو سہولت پہونچانیکے لئے رضا کاران جلسہ بروقت موجود رہینگے"

شرکت کی اطلاع اس پتہ پر بھیجیں (محمد رحیم مدرسہ محمدیہ مسجد اہلحدیث صاحبگنج چھپرہ)

حقیقت فقہ

(۳)

(۴) امام ابو حنیفہ رح کے نزدیک خون کا زخم سے نکلکر اسکا سیلان کرنا ناقص وضو ہے، ملاحظہ ہو قدوری ص۲ الناقضۃ للوضوء کل ما خرج من السبیلین والدم الخ ایضا ہدایہ مع الفتح ص۱۵ ج۱ والدم والقیح اذا خرجا من البدن فتجاوزا الی موضع الخ یلحقہ حکم التطہیر، (یہ مسئلہ بھی صریح حدیث کے خلاف ہے ملاحظہ ہو بخاری (باب من لم یر الوضوء الا من المخرجین) عن جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ ذات الرقاع فرمی رجل بسہم فنزفہ الدم فرکع وسجد ومضی فی صلاتہ (یعنی) جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ ذات الرقاع میں تشریف فرما تھے، ناگاہ ایک آدمی کو اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کی حالت میں آکر تیر لگا، پس اس صحابی کے بدن سے خون جاری ہو گیا لیکن اس صحابی رض نے اسکی طرف کچھ بھی التفات نہ کیا، برابر نماز پڑھتا رہا"

ونیز ملاحظہ ہو سنن ابی داؤد ص۲۶ ج۱ عن جابر رضی اللہ عنہ قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی غزوۃ ذات الرقاع فاصاب رجل امرأۃ رجل من المشرکین فحلف ان لا انتہی حتی اہریق دما فی اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فخرج یتبع اثر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنزل النبی صلی اللہ علیہ وسلم منزلا فقال من رجل یکلؤنا فانتدب رجل من المہاجرین ورجل من الانصار فقال کونا بفم الشعب قال فلما خرج الرجلان الی فم الشعب اضطجع المہاجری وقام الانصاری یصلی واتی الرجل فلما رأی شخصہ عرف انہ ربیئۃ للقوم فرماہ بسہم فوضعہ فیہ فنزعہ

حتی رماہ بثلثۃ اسھم ثم رکع وسجد ثم انتبہ صاحبہ فلما عرف انھم قد نذروا بہ ھرب فلما رای المھاجری ما بالانصاری من الدماء قال سبحان اللہ الا انبھتنی اول ما رمی قال کنت فی سورۃ اقرأھا فلم احب ان اقطعھا انتہی

یعنے جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ ذات الرقاع میں گئے تو ہم مسلمانوں میں سے کسی نے ایک مشرکہ عورت کو قتل کر دیا، مشرکہ عورت کے خاوند نے قسم کھائی کہ جب تک اصحاب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا خون نہ بہا دونگا تب تک باز نہ آؤنگا (چاہے جان ہی کیوں نہ جاتی رہے) پس وہ مشرک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تلاش کرتا ہوا نکلا، آپ نے ایک منزل میں اتر کر فرمایا آج ہمارا پہرہ دار کون بنیگا، اتنے میں ایک مہاجر اور ایک انصاری نے آپکی آواز پر لبیک کہی، آپ نے فرمایا تم دونوں اس گھاٹی کے منہ پر کھڑے ہو جاؤ، راوی نے بیان کیا ہے کہ جب یہ دونوں صحابی گھاٹی پر (بغرض پہرہ دینے گئے) پہونچے تو مہاجری تو جاتے ہی سو گیا اور انصاری نے کھڑے ہو کر نماز شروع کر دی، اتنے میں وہی مشرک آن پہنچا جب اُسنے انصاری کو دیکھا تو معلوم کیا کہ یہ قوم کا سپاہی پہرہ دار ہے، مشرک نے ایک تیر اُس نمازی انصاری کے ایسا تاک کر لگایا کہ اُس غازی خدا کے بدن میں گھس گیا، انصاری رضؓ نے نماز ہی کی حالت میں تیر نکالکر پھینکدیا (مشرک نے موقعہ سمجھکر) پے درپے تیروں کے وار کیے (اور سب ہی کارگر ہوئے) لیکن انصاری رضؓ صحابی رسول صلعم اپنی نماز میں برابر مشغول رہا، تیروں کی ضرب اور اُنکے درد کو مطلق خاطر میں نہ لایا، (بلکہ رکوع سجود میں مصروف رہا) اتنے میں اُسکا ساتھی (مہاجری) جاگ اُٹھا، جب مشرک نے دیکھا کہ اب مسلمان مجھ سے لڑائی کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں تو اُسنے فوراً فرار کو اختیار کیا، پس جب مہاجری نے اُس بلائے ناگہانی کو دیکھا تو اپنے ساتھی سے متعجبانہ لہجہ میں کہا کہ سبحان اللہ

تو نے اس عظیم الشان معرکہ کے وقت کیوں نہ جگا لیا، انصاری نے جواباً عرض
کیا کہ بھائی دراصل بات یہ ہے کہ نماز میں میں ایک سورہ پڑھ رہا تھا جسکے سبب مجھکو
نماز میں ایسا لطف آ رہا تھا کہ گویا اس سورہ نے مجھکو اپنا گرویدہ بنا رکھا تھا، اسلیئے
میں اپنی تکلیف کو نماز پر ترجیح نہ دے سکا" انتہی

اور یہی مذہب ہے طاؤس ابن محمد بن علی و اہل حجاز کا کہ خون کے زخم سے نکلکر
اسکے سیلان کرنے سے وضو لازم نہیں آتا" اور یہی مذہب ہے ابن عمر رض کا
ملاحظہ ہو بخاری "باب ایضاً" "عصر ابن عمر بثرۃ فخرج منہا دم فلم یتوضأ" انتہی
یعنے ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی پھنسی کو نچوڑا تو اس سے خون جاری ہو گیا" پس
نہیں وضو کیا حضرت ابن عمر رض نے "بلکہ اپنی حالت پر ہی رہے اور خون نکلنے
کی ذرا پرواہ نہ کی اگر دم سائل ناقض وضو ہوتا تو ابن عمر رض وضو کرتے" پس یہ مسئلہ
اجماعی ہو گیا "اسلیئے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر معلوم ہوئی تو آپ نے
اسپر سکوت فرمایا اور انکو نہ اعادۂ وضو نہ اعادۂ صلاۃ کا حکم فرمایا، بلکہ انکو دعا دی الخ
علامہ عینی بھی شرح ہدایہ میں رقمطراز ہیں "جسقدر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
غزوہ ذات الرقاع میں موجود تھے انمیں سے کسی نے بھی تعرض نہ کیا و نیز تمام اہل حجاز
اور ابن عمر رض وغیرہ وغیرہ بھی اسپر متفق ہیں" (کلام) غرضیکہ اس مسئلہ کے اجماعی ہونے میں کچھ بھی
شک و شبہ نہیں، (کیوں صاحبو!) کیا اب بھی کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ دم سائل ناقض
وضو ہے؟ میرے خیال میں تو عقل سلیم رکھنے والا اس مقولہ کو اپنی زبان پر جاری کرنیکو معیوب
سمجھیگا، لیکن ہاں جن صاحبوں نے اندھی تقلید کے پیچھے لگ کر عقل کو برباد کر دیا ہے
اپنی آنکھوں کی روشنی کو کتب فقہ کا مطالعہ کرتے کرتے زائل کر دیا ہے وہ تو یہی کہیں گے کہ
دم سائل ناقض وضو ہے، اسلیئے کہ انھوں نے تو یہی سبق پڑھا ہے کہ "عند ابی حنیفہ
و عند ابو یوسف رح" وغیرہ وغیرہ۔ پس جن لوگوں نے اسی میں مصروف رہکر اپنی ساری عمر

کو برباد کردیا ہے تو انکو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا تعلق، اور انکو کیا معلوم کہ حدیث رسول صلعم میں کیا کیا خوبیاں ہیں، بقول شخصے "گدھے کمہار کی تجھے رام سے کیا کام" کیونکہ جوہر کی حقیقت جوہری کے علم پر موقوف ہے، بیچارے عوام الناس کیا جانیں کہ اسمیں کیا صفت ہے لہذا اس مسئلہ کی حقیقت سے بھی وہی شخص آگاہی حاصل کرسکتا ہے جو دوربین کی نگاہوں سے ملاحظہ فرمائے، کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

آنکھ والا تیری خوبی کا تماشہ دیکھے
دیدۂ کور کیا آئے نظر کیا دیکھے

(۵) امام ابوحنیفہ رحمہ کے نزدیک مصلی بالغ کا قہقہہ مارکر ہنسنا ناقض وضوء ہے ملاحظہ ہو قدوری صہ الناقضۃ للوضوء القہقہۃ فی کل صلوٰۃ ذات رکوع وسجود وایضاً ملاحظہ ہو کنز الدقائق ج۱ صہ وینقضہ قہقہۃ مصل بالغ، وایضاً ہدایہ مع الفتح ج۱ ص۳۲ والقہقہۃ فی صلوٰۃ ذات رکوع وسجود انتہی"

یہ مسئلہ بھی صریح حدیث کے خلاف ہے، ملاحظہ ہو بخاری، باب ایضاً)

وقال جابر بن عبد اللہ اذا ضحک فی الصلوٰۃ اعاد الصلوٰۃ ولم یعد الوضوء انتہی یعنے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر آدمی کو بحالت نماز ہنسی آجاوے تو وہ اعادہ صلوٰۃ کرے اور اعادہ وضو نہ کرے"

(کتبہ ابو محمد محمود حسن گنجوی تلمیذ جناب علامہ مولوی عبد الجلیل صاحب سامرودی)

❊

مدرسہ احمدیہ دربھنگہ کے خارج شدہ طلباء کی فریاد اگرچہ لفظ بلفظ درج نہیں کیگئی مگر اسکا پورا ماحصل ضرور درج ہوگیا تھا اسپر بعض کرم فرماؤں کی شکایت آئی اور اصرار ہو رہا ہے کہ طلباء کی شکایت پوری درج ہو ورنہ سمجھا جائیگا کہ یہ پرچہ بھی جناب ڈاکٹر سید محمد فرید صاحب کا ہم میرا ارادہ تھا کہ شرکت جلسہ کے زمانہ میں اسکی پوری تحقیق کرلیتا لیکن انہیں اسکا موقع دیا جائیگا؟ اور بعد میں اس فریاد طلباء کی وجہ البتہ بھی لکھونگا" (اڈیٹر)

(۳۴) الفاظ تسمیہ میں دو بیلٹے کہا کر فقہائے حنفیہ چین نہیں لیتے بلکہ ان دونوں کے برخلاف ایک تیسرا پلٹا کھانا بھی ضروری سمجھتے ہیں، اور اسکے واسطے وہ اُن پہلے الفاظ کے خلاف دوسرے الفاظ کو افضل کہنے کے بعد ان الفاظ کو بھی تجویز کردیتے ہیں، اور اس سنت اور اس افضل کے برخلاف ایک تیسری بات بھی سناتے ہیں وَفِی المُحیطِ لو قالَ لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ او الحمد للّٰہ او اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ یُصیرُ مُقیماً للسنۃ "

دیکھئے جناب! نہ اُس سنت کی پابندی کی ضرورت نہ اس افضل کی ادائیگی کی حاجت بلکہ) محیط میں ہے کہ اگر لا الٰہ الا اللّٰہ یا الحمد للّٰہ یا اشہد ان لا الٰہ الا اللّٰہ کہدے تو بھی سنت کا قائم کرنے والا ہوجائیگا (صغیری شرح منیہ صد۳ مجتبائی)

واہ واہ واہ سنت بھی کیا ہوئی اُنکے کھیل کود کے تابع ہوگئی۔ میاں فقیہ صاحب جانتے بھی ہو کہ سنت کا مقیم وہی ہوگا جو رسولخدا صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے قول وفعل پر عمل کا شیدا ہوگا نہ یہ کہ یہ کہا یا وہ کہا، یا یوں کہا تو سنت کا قائم کرنیوالا ہوگیا، ایسی بھولی باتوں پر فقاہت کا اترانہ؟! سنت کیا ٹھیری بازیچۂ اطفال ٹھیری، دلغوذ باللّٰہ منہ

(۳۵) استیعاب جمیع الراس فی المسح "(یعنے وضو میں سارے سر کا مسح کرنا) سنت ہے، قارئین کرام اس پہلے جھگڑے کو تو دیکھ ہی چکے ہیں، کہ پورے سر کا مسح فرض ہے یا نہیں اور چوتھائی سر کا مسح فرض ہی یا تین انگلی کا مسح فرض ہے، ان اختلافوں کے بعد اب اور مزے کی سنئیے، یہ کہا گیا تھا کہ پورے سر کا مسح فرض نہیں بلکہ فرض چوتھائی سر کا مسح ہے یا تین ہی اُنگل کی مقدار کا مسح فرض ہے مگر سارے سر کا مسح فرض نہیں تو سنت تو ہے،

اس طفل تسلی سے راضی ہوتا تو کون؟ جبکہ یہ معلوم تھا کہ یہ فقہا رجو اسوقت اس فرض کو فرضیت کے درجہ سے اُتار کر سنت کی صف میں بٹھا رہے ہیں آگے

بلکہ اس فرض کو سنت کہنے میں بھی طرح طرح کے شاخسانے نکالیں گے اور سنت سے بھی گھٹا کر محض مستحب کی فہرست میں داخل کرینگے، اجی اور کچھ بس چلتا تو مستحب سے بھی گھٹا کر محض جائز، اور پھر ناجائز ہونیکے لئے بھی لب کشائی کرتے،،

سنئیے پہلے سنت ہونیکی جو دلیل لکھی ہے وہ ملاحظہ فرمائیے "والاستیعاب بجمیع الرأس فی المسح لمواظبتہ علیہ السلام مع ترکہ فی بعض الاوقات" یعنے پورے سر کا مسح کرنا سنت ہے،،

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس پر مداومت کرنے کی وجہ سے باوجود اُسے چھوڑ دینے کے بعض اوقات میں (صغیری شرح منیہ صفحہ ۹ مجتبائی)

ہمیشگی میں یہ بھی ضروری ہے کہ بعض اوقات اُسے چھوڑ بھی دیا جائے، ورنہ اگر ہمیشہ کیا جائے تو پھر ہمیشگی کیسی؟ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو بات کبھی چھوڑ دی جایا کرے اُس کیلئے ہمیشگی کا لفظ غلط ہے،،

نیز جب ہمیشگی کرکے بعض اوقات چھوڑ بھی جائے وہی سنت ہوتا ہے تو پھر جس فعل کو حضرتؐ نے کبھی نہیں چھوڑا اُسکو بھی سنت کی حد میں رکھنا کس اصول پر صحیح ہوگا، نیز اس استیعاب کی مواظبت تو معلوم اور مسلم ہے مگر کبھی چھوڑ دینے کا بھی آخر کوئی ثبوت ہونا تو چاہیئے، ورنہ بے ثبوت بات کہنے سے فائدہ ہی کیا؟

اچھا صاحب تو پورے سر کے مسح کی سنت ہونیکی دلیل پر اعتراضات تھے اب ان حضرات کو بھی ملاحظہ فرمائیے جو پورے سر کے مسح کو سنت کہنے پر راضی نہیں، بلکہ اُسے محض مستحب بنانے پر تلے ہوئے ہیں،،

فرماتے ہیں کہ "ویستوعب رأسہ بالمسح" (یعنے مستحب ہے کہ) اپنے پورے سر کا مسح کرے (قدوری یوسفی صد ۶)

لیجئے صاحب! سنت ہونا غائب غلّہ ہوا مگر کھیل کس غضب کا کھیلا جاتا ہے کہ

ایکطرف تو اسے ڈٹ کے مستحب کہدیا جاتا ہے ماتن صاحب یہ کہکے آگے بڑھتے ہیں مگر
دوسریطرف چپکے چپکے اُسپر پکار یوں پھیرا جاتا ہے کہ وہ صحیح قول مطابق سنت ہے،
وہی مثل ہے کہ ؏ کیا بنے بات جہاں بات بنائے نہ بنے

شارح صاحب یوں پکار پھیرتے ہیں کہ والاستیعاب بسنۃ مؤکدۃ علی الصحیح
یعنے استیعاب (پورے سر کا) سنت موکدہ ہے صحیح کی بنا پر سنت موکدہ کہتے ہیں مگر
پھر یہ نہیں کہدیتے کہ اِن جناب فقاہت مآب نے غلطی فرمائی جو اسکو مستحب کہا،
بھلا اتنی حق گوئی کی جرات بھی ہو سکتی تو کیسے ؟ یہ سب کچھ تو ہو گیا مگر جن لوگوں
نے مستحب کہا اُنکی دلیل تو غائب ہی رہی،

(۳۰۶) مسح گردن یعنے مسح سر کے علاوہ الگ سے گردن کا مسح کرنا بھی کتب فقہ
میں سنت ٹھیرایا ہے اور اُسکو علیحدہ لکھکر مستقل طور پر ایک سنت قرار دیا گیا ہے
ومسح الرقبۃ بظھور الاصابع الثلاث بماء جدید یعنے اور سنت ہے کہ گردن
کا تین انگلیوں کے سیدھے خطوں سے مسح کرے (منیۃ المصلی)

حالانکہ حقیقت اور حالت یہ ہے کہ گردن اور گدی کے مسح کرنیکی کوئی حدیث صحیح
ثابت نہیں ہے، اور گردن وحلق (گلے) کے مسح کرنیکی کوئی روایت یا یہ ثبوت کو نہیں
پہونچی، مگر جب ادہر اُدہر فرضوں اور سنتوں پر ہاتھ صاف کیا گیا تو اُدہر بدعت کو سنت
کیوں نہ قرار دیا جائے، اور مزہ یہ کہ خود ہی سنت بھی قرار دیتے ہیں اور خود ہی
یہ بھی فرماتے ہیں کہ ولیس باصلہ روایۃ عن المتقدمین یعنے اسکی اصل میں
متقدمین سے کوئی روایت نہیں (جامع الرموز)

تو پھر میاں! جب اصل میں کوئی روایت نہیں ہے تو یہ سنت کیسے ٹھہری ؟
کہتے ہیں ہاں سنت تو نہ ہونا چاہیے تو پھر کیا ہونا چاہیے ؟ فقال بعض المشائخ
انہ ادب وھو الصحیح کما فی الخلاصۃ یعنے بعض مشائخ نے کہا کہ یہ ایک ادب ہے

اور وہی صحیح ہے جیسا کہ خلاصہ میں لکھا ہے (الحل الضروری علیٰ حاشیۃ القدوری ...)

اجی حضرت یہ بے ادبی کی بات کسطرح منہ سے نکالتے ہیں کہ معلم ادب ...
کامل و معلیم ادب کو ناقص قرار دیکر اپنی من گڑہت باتوں پر جنکی اس معلم آداب سے
کوئی اصل نہ ہو متقدمین ہی سے بھی مروی نہ ہو، ادب کا حکم لگاتے ہیں، گویا ...
بے ادب پہلے بزرگوں کے بے ادب ہونیکا راگ گاتے ہیں کہ ان کو اس ادب ...
خالی بتاتے ہیں"

مگر پھر اسکو کیا کرینگے کہ انکے اکثرین نے اسے سنت قرار دیا ہے، وعند
الاکثرین سنۃ" یعنے اکثروں کے نزدیک سنت ہے (محیط)

لو اسے بے اصل قرار دینے والے متقدمین بھی کٹ گئے اور ادب ماننے ...
بھی ہتھے سے اکھڑ گئے، اور کسی کی بھی نہ چلی اور یہ سنت ہی قرار دیگئی مگر وہ ...
ایک صاحب اور خم ٹھونک کر مقابلہ پر آتے ہیں اور انکو ڈانٹ بتاتے ہیں کہ ولیس
بسنۃ ولا ادب یعنے اور نہ سنت ہے نہ ادب ہے (قاضی خاں)

لیجئے صاحب! قصہ ہی ختم ہوگیا، اب سنت بھی نہیں ادب بھی نہیں تو سوائے
بدعت کے اور کیا ہے؟ وہ پہلے صاحب جو اسے سنت قرار دے رہے تھے وہ ...
ذرا ان سے تو پوچھئے جو سارے سر کے مسح کرنیکو بھی (فرض کہنا تو رہا بالائے طاق)
سنت قرار دینے پر بھی راضی نہیں بلکہ اسے مستحب کے درجہ میں لاکے پھینکتے ہیں،
کیا مزا ہے، سارے سر کا مسح جو فرض ہے اسے تو سنت بھی کہنا نہیں
چاہتے مستحب قرار دیتے ہیں اور گدی وگردن کا مسح جو مستحب بھی نہیں بلکہ بدعت
ہے اسے مستحب نہیں بلکہ سنت کہنے پر تل جاتے ہیں"

اور اس سنت کہنے پر سوا ثبت والی حدیث کو لانا بھی بھول جاتے ہیں، اجی بھول
بھلاتے کچھ بھی نہیں یہ کہیئے کہ پاتے نہیں، اور پائیں کہاں؟ جب اسکا وجود ہی نہ ہو ...

چند مجرب اور زود اثر دوائیں

معجون شباب آور ،، آجکل کا موسمی تحفہ تمام اعضاء کی کمزوریوں کے دور کرنے
درمیان سرعت ، رقت کو رفع کرنے ، تحریک باہ کے اضافہ کرنے میں عجیب الاثر ہے قیمت فی شیشی
طلائے روغن حیات ،، رگ و پٹھوں میں قوت پہونچانے بیکار کو باکار
بنانے میں بےمثل ہے ، قیمت فی شیشی ۶ ماشہ تین روپیہ ،،
اکسیر معدہ ، ہضم و درد شکم کے لئے آپ نے سیکڑوں چورن و نمک سلیمانی
وغیرہ استعمال کیے ہونگے مگر تجربہ آپکو بتلا دیگا کہ یہی بیش بہا صرف ایک ایسی چیز ہے جسکا
گھر میں ہر وقت رہنا ایک ضروری امر ہے ، قیمت فی شیشی خورد ۸ر کلاں ۱عہ
ملنے کا پتہ : منیجر دار الادویہ حکیم مولوی ثناء اللہ صاحب مئو ناتھ بھنجن اعظم گڈہ

روغن احمر قانی

یہ سرخ و خوشبودار روغن بالوں کو سیاہ دراز اور ملائم کرنے کے علاوہ اکثر امراض مثلاً درد ہر قسم
ورم اجوڑ ، دمہ ، رعشہ ، فالج ، لقوہ ، گنٹھیہ ، ڈبہ الطفال ، آنت اترنا ، تشنج وغیرہ میں مفید اور مجرب
ہے ، قیمت فی سیر صہ ، پانچ روپیہ ،،

تازہ شہادت

از جناب مولانا حکیم مولوی حافظ نجم الدین صاحب مہتمم و مدرس مدرسہ اہلحدیث کاگنارہ ،، اس قسم کے تیل
میں نے بہت دیکھے ہیں لیکن روغن احمر قانی تیار کردہ حکیم مولوی خلیل الرحمٰن صاحب ، خیرید لعزیز
بار آزمایا تو سب سے زیادہ مفید پایا ،،
روح احمر ،، صدہا امراض میں استعمال کرتے ہی اثر دکھلاتا ہے ، سفر و حضر میں اپنے
ہمراہ رکھیے ، نہایت عمدہ چیز ہے ،، فی شیشی ۱ر ،، مفصل اشتہار کلاں طلب
کر کے ملاحظہ فرماویں ،،

پتہ : منیجر روغن احمر قانی ، پوسٹ تیلنی پارہ ضلع ہوگلی ،،

اہلحدیث جنتری ۱۹۲۹

ہر فرد اہلحدیث کیلئے اس کا مطالعہ نہایت ضروری ہے بیش بہا معلومات اور عجیب و غریب قیمتی
مضامین کا گنجینہ ہے پانچ آنہ ۵ر کے ٹکٹ بھیجکر طلب فرمایئے یا زیادہ کاپیاں اکٹھی بصیغہ
منگوایئے:۔

تحفہ اہلحدیث

یہ کتاب ہر فرد اہلحدیث کیلئے نہایت مفید اور کار آمد ہے اسمیں تقلید شخصی کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا
بالدلائل ثابت کیا ہے کہ ابوحنیفہ کنیت کے بیس شخص گذرے ہیں نہ معلوم موجودہ حنفی کس
کے مقلد ہیں جبکہ کتب فقہ میں بھی کسی ابوحنیفہ کی تخصیص نہیں کیگئی۔ بلکہ ہر مسئلہ کے متعلق
گیا ہے کہ ہذا عند ابی حنیفہؒ قال ابوحنیفہ وغیرہ الغرض یہ کتاب دیکھنے کے لائق ہے اب
ایڈیشن نہایت اعلیٰ چھپا ہے اور مضامین کا بھی کچھ اضافہ ہوگیا ہے لکھائی چھپائی نفیس
قیمت مجلد ۱۲ر

کتب تردید آریہ

آریہ دھرم ۸ر۔ آریہ مت کی عکسی تصویر ۸ر۔ آریوں کی کرتوت ۲ر۔ وید اور قرآن کا
وید کی حقیقت ۲ر۔ حدوث وید ۲ر۔ تبرا اسلام ۷ر۔ حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش
مقدس رسول بجواب رنگیلا رسول ۱۰ر۔ نکاح آریہ قابلدید ۵ر۔ سوامی دیانند کا علم و عقل
رسالہ نیوگ ۲ر۔ ترک وید ار۔ کفر شکن قابلدید ۲ر۔ ثمرات تناسخ ۶ر۔ بحث تناسخ ۶ر۔ تحفۃ الہند

کتاب الوسیلہ

امام ابن تیمیہؒ کی عربی کتاب کا اردو ترجمہ
وسیلہ پکڑنے کی پوری تحقیق کیگئی ہے
پڑھیے۔ ضخامت تین سو صفحہ تقطیع
ٹائٹل رنگین۔ قیمت صرف دو روپیہ

مسلمان

ماہوار پرچہ ہے۔ نمونہ مفت ملتا ہے:۔

منیجر مسلمان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ پنجاب

اہل بدعت و روافض میں ہلچل

اخبار امام کا ڈکلیریشن ۲۵ رجنوری سنہ ۲۶ء کو داخل کیا گیا اور چونکہ ڈاکخانہ سے رجسٹریشن کرانیکی ضرورت شدید تھی ، اسلئے ۲۷ رجنوری کو ایک پرچہ مکمل کیا گیا کہ جناب پوسٹ ماسٹر جنرل صاحب یوپی کی خدمت میں بھیجا جائے ، بس کوئی بدبختی صاحب گانٹھ اسوقت تو کچھ خیال نہیں ہوا صرف پرچہ ڈھونڈھکر جیب ہورہا گیا اور ایک دوسرا مکمل کر کے بغرض رجسٹریشن بھیجا گیا ، مگر اہل بدعت میں اس پرچہ سے کچھ کھلبلی مچی دو تین دن تک ہوتی آخر کار یہ صلاح ہوئی کہ وہ الگ کچھ نہیں کر سکتے اسلئے اپنے استادان مذہب دشمنان صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے اپیل کرے اور مشورہ لینے اور امداد حاصل کرنے پر آمادہ ہوئے ،

بدعتیوں کے گرو سبائیوں نے اُس پرچہ کو اپنی کمیٹی میں پیش کیا اور چونکہ اسمیں کوئی بات خلاف قانون تو تھی نہیں ، کسی کا نام تو لیا نہیں گیا تھا صرف ان لوگوں کو حسب ... قرآنی شیطان کہا گیا تھا جو مسلمانوں کو کافر بناتے ہیں یا انکو جو صحابہ کرام رض ... کرتے ہیں بباریں ثابت کیا گیا تھا ، اسلئے روافض بھی برافروختہ ہوکر رہ گئے اور مناسب سمجھے کہ اپنے چیلوں (اہل بدعت) ہی کو ہماری مخالفت پر آمادہ کریں اور یہی کیا اسمیں کامیاب بھی ہوئے ، مگر انکی کامیابی محض شور و شر پر ختم ہوگئی یا ہو جائیگی ،

۲۸ رفروری کو جناب مولٰنا عبد الشکور صاحب لکھنوی (مد ظلہ) رونق افروز ہوئے مکائد شیعہ اور فضائل صحابہ رض خوب اچھی طرح دو وعظوں میں آپ نے بیان ... اور شیعوں کے مصنوعی اور جعلی اماموں کا بھی حال خوب بیان فرمایا جزاہ اللہ

امام ابھی شائع نہیں ہوا ، رجسٹریشن ہونے اور ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کا سرٹیفکٹ ملنے پر طبع ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ

(منیجر امام فیض آباد)

مطبع شمس المطابع فیض آباد

میں ہر قسم کی لکھائی چھپائی خوبی کے ساتھ ہوتی ہے، اجرت کم اہلحدیث کا قومی پریس ہے، برادران اہلحدیث اپنے کل کام اسی پریس میں چھپوائیں"

✚

قاعدہ کا قل نیا" بچوں کو قرآن پڑھانیکا نہایت عمدہ نیا قاعدہ جسمیں سب [illegible] قرآنی الفاظ کے موجود ہیں، سمجھکر پڑھانے سے بچے چھ مہینہ میں قرآن ختم کر دینگے قیمت [illegible]

دین کی پہلی کتاب" بچوں کی ابتدائی اردو تعلیم کے واسطے نہایت مفید [illegible] اردو کے ساتھ ہی ساتھ بچے دینی عقائد سے بھی واقف ہوتے جائینگے قیمت ا فیصدی [illegible]

" " **دوسری** " " بھی اسی سلسلہ کی ہے قیمت ۲ فیصدی [illegible]

" " **تیسری** " " بھی اسی غرض کو پورا کرتی ہے قیمت ۳ فیصدی [illegible]

" **چوتھی** " " (قصص الانبیاء) اسمیں مشہور نبیوں کے حالات صحت کے ساتھ قرآن و حدیث سے لکھے گئے ہیں، قیمت ۴ فیصدی [illegible]

کلید فارسی، ابتدائی تعلیم فارسی کیلیے عمدہ کتاب، صیغوں کی گردان صیغے بنانے کے طریقہ سہولت کے ساتھ سمجھائے گئے ہیں، قیمت ا فیصدی [illegible]

فقہ اسلام" (کتاب الایمان) اسمیں ایمان اور اہل ایمان کے متعلق کل مباحث مفصل طور پر درج کیے گئے ہیں قیمت [illegible]

رد الاکاذیب المھابیہ" یہ کتاب قرآن و حدیث و فقہ حنفی کی حقیقت کا [illegible] جسکو دیکھ کر نہایت محظوظ ہونگے، قیمت [illegible]

المشتہر

منیجر اہل الذکر فیض آباد